

غزہ: نسل کشی کے لیے Dolus Specialis / Mens

Rea کا ثبوت

اب حتیٰ کہ اسرائیل کے سب سے پرجوش حامی بھی اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ غزہ میں اس کے اقدامات 1948 کے نسل کشی کنونشن کے مطابق نسل کشی کے رویے کی حد کو پورا کرتے ہیں - **actus reus** - پوری پوری فیملیز کو ختم کر دیا گیا، زندگی کے لیے ضروری بنیادی ڈھانچہ جان بوجھ کر تباہ کیا گیا، اور دو ملین سے زائد لوگوں کو بنیادی ضروریات سے منظم طور پر محروم رکھا گیا۔ باقی رہ جانے والا سوال - جو نسل کشی کو "صرف" بڑے پیمانے پر مظالم سے الگ کرتا ہے - نیت کا ہے: کیا اسرائیل نے یہ اقدامات غزہ میں فلسطینی عوام کو، اس طرح، مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے سے کیے؟

نسل کشی کنونشن اس نیت (**dolus specialis**) کو ثابت کرنے کا طریقہ بیان نہیں کرتا۔ لیکن بین الاقوامی عدالتی نظائر یہ کرتے ہیں۔ نورمبرگ ٹرائلز سے لے کر روانڈا کے لیے بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICTR) تک، اور عالمی عدالت انصاف (ICJ) کے تاریخی فیصلوں میں، عدالتوں نے مسلسل تسلیم کیا ہے کہ نیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ معیارات میں شامل ہیں:

- خود اعمال کی منظم نوعیت،
- حکومتی عہدیداروں کے عوامی یا نجی بیانات،
- اور نظریات، پروپیگنڈا یا اشتعال انگیزی کو روکنے میں ناکامی کے ذریعے تصدیق۔

یہ مضمون انہی معیارات کو لاگو کرتا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسرائیل کے غزہ میں اقدامات قانونی طور پر نسل کشی کی تعریف کو پورا کرتے ہیں۔ نہ صرف تباہی کے پیمانے کی وجہ سے، بلکہ ایک مسلسل نظریاتی تسلسل کے ذریعے: ابتدائی صیہونی رہنماؤں سے لے کر موجودہ وزراء تک ایک صدی تک جاری رہنے والی خاتمہ پسندیان بازی۔ یہ کوئی حالیہ انحراف نہیں، بلکہ ایک طویل مدتی سیاسی منصوبے کا عروج ہے۔

اسرائیل نسل کشی کنونشن کے آرٹیکل II میں درج پانچ ممنوعہ اعمال میں سے کم از کم چار کو واضح طور پر پورا کرتا ہے، اور ممکنہ طور پر نیک نیتی سے teleological تشریح کے ذریعے پانچواں بھی۔ لیکن دہائیوں کی غیر سزایافتہ اشتعال انگیزی، بالادستی نظریات کی ادارہ جاتی معمول سازی، اور خاتمہ کی پالیسی کی کوڈیفیکیشن - جو 2024 کے کنیسٹ خط میں سب سے واضح طور پر عیاں ہے - نیت کو غیر مبہم بناتی ہے۔

نسل کشی کا جرم یہ تقاضا نہیں کرتا کہ مرتکب اپنے مقصد کا اعلان کریں۔ لیکن اس معاملے میں انہوں نے یہ کیا۔

نسل کشی کنونشن: قانونی معیارات اور پانچ ممنوعہ اعمال

آرٹیکل II کے مطابق، نسل کشی کا مطلب ہے:

درج ذیل میں سے کوئی بھی عمل جو کسی قومی، نسلی، نژادی یا مذہبی گروہ کو، اس طرح، مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے سے کیا جائے:

1. گروہ کے ارکان کو قتل کرنا؛
2. گروہ کے ارکان کو سنگین جسمانی یا ذہنی نقصان پہنچانا؛
3. گروہ پر جان بوجھ کر ایسی زندگی کی شرائط مسلط کرنا جو اس کی مکمل یا جزوی طور پر جسمانی تباہی کا باعث ہوں؛
4. گروہ کے اندر پیدائش کو روکنے کے لیے اقدامات نافذ کرنا؛
5. گروہ کے بچوں کو زبردستی دوسرے گروہ میں منتقل کرنا۔

اسرائیل کے غزہ میں اقدامات پانچ میں سے چار معیارات کو واضح طور پر پورا کرتے ہیں، اور ممکنہ طور پر ٹیلیولوجیکل تشریح کے ذریعے پانچواں بھی۔

Dolus Specialis کا قیام: قانونی نظائر اور ثبوت کے معیارات

بین الاقوامی قانون نسل کشی کے نیت کے کئی اشکال کو تسلیم کرتا ہے:

- واضح بیانات یا دستاویزات جو تباہی کے ارادے کو کھلے عام اعلان کرتے ہیں۔

- اندازہ لگایا جاسکتا ہے: کسی گروہ کے خلاف منظم اعمال سے۔
- تصدیق شدہ: پروپیگنڈا، نظریات یا اشتعال انگیزی کے سامنے بے عملی کے ذریعے۔

نظائر میں شامل ہیں:

- ایکسیو (ICTR): نیت کو سیاق و سباق اور مربوط اعمال سے اخذ کیا جاسکتا ہے۔
- کر سٹیج (ICTY): سریرینیکا قتل عام کو اس کے محدود دائرہ کار کے باوجود نسل کشی کے طور پر درجہ بند کیا گیا۔
- بوسنیا بمقابلہ سربیا (ICJ): ریاستیں اشتعال انگیزی کو روکنے اور سزا دینے کی پابند ہیں؛ نیت کو بار بار کی بے عملی سے اخذ کیا جاسکتا ہے۔

اسرائیل نے نہ صرف اشتعال انگیزی کو روکنے میں ناکامی کی۔ اس نے اسے ادارہ جاتی بنایا اور اس کی حوصلہ افزائی کی۔

Dolus Specialis، تاریخی معیارات کے مقابلے میں اعمال سے اخذ کیا گیا

نسل کشی کا ارادہ (dolus specialis) منظم رویے سے اخذ کیا جاسکتا ہے، خاص طور پر جب یہ ایک محفوظ شہری آبادی کو اس قدر غالب طور پر نشانہ بناتا ہے۔ اسرائیل کا غزہ میں رویہ، اس کے اپنے شرائط پر بھی، جدید جنگ میں دیکھی گئی ہر چیز سے کہیں زیادہ ہے۔ شہری اہداف، بنیادی ڈھانچے کی تباہی، دھماکہ خیز مواد کا ٹن وزن، اور محاصرے کی مدت جیسے ہر شعبے میں، اسرائیل کے اقدامات تاریخی طور پر انتہائی اور قانونی طور پر قابل مذمت کے طور پر نمایاں ہیں۔

شہریوں کو جان بوجھ کر نشانہ بنانا

آئی ڈی ایف کی اپنی اندرونی تشخیص کے مطابق، جو حال ہی میں پریس میں لیک ہوئی، غزہ میں ہلاک ہونے والوں میں سے 83 فیصد شہری تھے، اور تقریباً نصف بچے تھے۔ یہ تعداد نہ صرف اپنے پیمانے کی وجہ سے قابل مذمت ہے، بلکہ اس لیے کہ یہ خود آئی ڈی ایف سے آئی ہے۔ ایک فوجی ڈھانچہ جو لڑائی کی عمر کے ہر مرد کو ”جنگجو“ کے طور پر درجہ بند کرنے اور بغیر ثبوت کے ”حماس سے تعلق“ کا دعویٰ کرنے کے لیے مشہور ہے۔ شہری ہلاکتوں کی یہ سطح تمام جدید تنازعات کو چھپے چھوڑ دیتی ہے، بشمول افغانستان، عراق اور شام، جہاں شہری ہلاکتوں کا تناسب نمایاں طور پر کم تھا۔

جان بوجھ کر نشانہ بنانے کا سب سے زیادہ شماریاتی طور پر ناقابل تردید اشارہ صحافیوں کا اجتماعی قتل ہے۔ 2025 کے وسط تک، 7 اکتوبر 2023 سے غزہ میں 250 سے زائد صحافی ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ ریکارڈ شدہ تاریخ کے کسی بھی تنازع سے زیادہ

ہے، بشمول عالمی جنگیں اور دہائیوں تک جاری رہنے والی بغاوتیں۔ غزہ میں صحافیوں کی شرح اموات 130 فی سال سے زیادہ ہے، جبکہ زیادہ تر جنگوں میں یہ تعداد مشکل سے ایک ہندسے تک پہنچتی ہے۔ شماریاتی طور پر، یہ 96 سے زیادہ کا z-score ہے۔ لڑتا ہے، جو اتفاقہ حادثے کو ریاضیاتی طور پر ناممکن بناتا ہے۔ اسرائیل کے غزہ میں غیر ملکی پریس پر عمومی پابندی کے ساتھ مل کر، یہ سختی سے تجویز کرتا ہے کہ یہ ہلاکتیں اتفاقہ نہیں، بلکہ منظم ہیں۔ گواہوں کو خاموش کرنے کا مقصد۔

شہری بنیادی ڈھانچے کی بے مثال تباہی

غزہ آج زمین پر سب سے زیادہ منظم طور پر تباہ شدہ شہری ماحول ہے۔ اقوام متحدہ کے اداروں، انسانی حقوق کی تنظیموں اور عالمی ادارہ صحت کے فیلڈ رپورٹس اور سیٹلائٹ تصاویر اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ تمام شہری عمارتوں کا 70 فیصد سے زیادہ گھر، اپارٹمنٹس، ہسپتال، اسکول، مساجد، زرعی علاقے تباہ یا ناقابل رہائش بنا دیے گئے ہیں۔ صرف ہسپتالوں پر حملے کا کوئی جدید ہم پلہ نہیں ہے: الشفاء، القدس، ناصر اور کمال عدوان سمیت درجنوں بڑی تنصیبات بار بار نشانہ بنیں، جن میں سے کئی مکمل طور پر زمین بوس ہو گئیں۔

پانی کی ڈیلیوریشن تنصیبات، فضلہ پروسیسنگ مراکز، شمسی پنلنز، بیکریز اور ایمبولینس کنوائے بھی منظم طور پر نشانہ بنائے گئے۔ ایک ایسے تناظر میں جہاں غزہ کو اہم وسائل درآمد کرنے کی کوئی گنجائش نہیں، یہ تباہی صرف حکمت عملی نہیں ہے۔ یہ ایک قوم کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے لیے حساب شدہ زندگی کے حالات مسلط کرنے کی تشکیل کرتی ہے۔

اقوام متحدہ، WHO، IPC اور WFP جیسے بین الاقوامی مبصرین نے متفقہ طور پر اعلان کیا ہے کہ بھوک کو جنگ کے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، جو بین الاقوامی انسانی قانون کی واضح خلاف ورزی اور نسل کشی کے رویے کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

دھماکہ خیز مواد کاٹن وزن تمام تاریخی نظائروں سے تجاوز کرتا ہے

اکتوبر 2023 سے 2025 کے وسط تک، اسرائیل نے غزہ پر تقریباً 100,000 ٹن دھماکہ خیز مواد گرایا۔ یہ ہیروشیما پر گرائے گئے بم کی طاقت سے تقریباً سات گنا زیادہ ہے۔ اور جب کہ لندن، ڈریسڈن اور ٹوکیو کے بمباری کئی سالوں تک پھیلی یا مکمل جنگوں کے دوران ہوئی، غزہ کی تباہی صرف 18 ماہ میں ہوئی، ایک محدود علاقے میں جو لندن کے ایک تہائی سے کم ہے۔

جدید تاریخ میں کبھی بھی اتنی گنجان آباد آبادی والا مرکز۔ اور اتنا مکمل طور پر بند۔ اس حجم کی آتش کی طاقت کا شکار نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ دوسری عالمی جنگ کے آتش گیر بمباری کے دوران بھی، اس پیمانے کی تباہی ایک واحد انکلیو پر شہریوں کے لیے فرار کا کوئی

امکان نہ ہونے کے ساتھ نہیں کی گئی۔

جدید اور قدیم تاریخ کا سب سے طویل اور مکمل محاصرہ

تاریخ کے دوران، محاصروں میں عام طور پر زندہ رہنے کے لیے کم از کم ایک معمولی لائف لائن شامل ہوتی تھی۔ نازیوں کے لینن گراڈ محاصرے (1941-44) کے دوران، سوویت یونین نے لاڈوگا جھیل کے ذریعے شہر کو امداد فراہم کی۔ اسمالن گراڈ (1942-43) میں، وولگا دریا کے پار، گولہ باری کے تحت، سامان اور کمک گزرتی تھی۔ حتیٰ کہ ساراجیوو (1992-96) میں، اسمگلنگ سرنگیں اور اقوام متحدہ کے ایئربرجز نے، اگرچہ مشکل سے، خوراک، ادویات اور شہریوں کے بہاؤ کو ممکن بنایا۔

اس کے برعکس، غزہ کا محاصرہ مکمل طور پر کھلی ہے۔ 2007 سے، اسرائیل نے تمام سرحدوں، فضائی حدود اور سمندری رسائی کو کنٹرول کیا، خوراک، ایندھن، ادویات اور تعمیراتی مواد کی درآمد کو روک دیا۔ اکتوبر 2023 سے، ناکہ بندی ایک مکمل محاصرے میں بڑھ گئی: کوئی داخلہ یا اخراج نہیں، کوئی فعال سرحدی گزرگاہ نہیں، کوئی فضائی راہداری نہیں، اور کوئی انسانی لائف لائن نہیں۔ حتیٰ کہ بیکریز، شمسی پنلنز اور خیمہ کیمپ بھی جان بوجھ کر بمباری کا نشانہ بنے۔ مارچ 2025 میں، اسرائیلی حکومت نے خوراک اور پانی کو واضح طور پر شامل کرتے ہوئے، اشیاء کی ”صفر داخلہ“ کی پالیسی کی دوبارہ تصدیق کی۔

غزہ جدید تاریخ کے سب سے طویل مسلسل محاصرے (18 سال) اور قدیم یا جدید، کبھی دستاویزی طور پر سب سے مکمل محاصرے کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ اس سے پہلے کبھی 23 لاکھ کی آبادی، جن میں سے نصف بچے ہیں، اس مدت تک دنیا سے اتنا کٹ کر، بے رحمی سے بمباری کی گئی اور زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم نہیں رکھی گئی۔

نتیجہ: بقا کا معجزہ

قانونی طور پر، ایک گروہ کو ”اس طرح“ تباہ کرنے کی نیت کو فوجی مہم کے منطق میں اس قدر واضح طور پر لکھا ہوا ہونے پر بلند آواز سے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن غزہ میں، یہ پردہ بھی گر چکا ہے: رویہ نمونے سے مطابقت رکھتا ہے، اور بیان بازی مقصد کی تصدیق کرتی ہے۔ یہ کہ غزہ میں کوئی اب بھی زندہ ہے، اسرائیل کے لیے کوئی عذر نہیں۔ یہ ایک معجزہ ہے۔ قانونی طور پر، یہ معجزہ اس بات سے ہٹ نہیں سکتا جو قانون پہلے ہی واضح کر چکا ہے: یہ نسل کشی ہے، رویے اور نیت کے لحاظ سے۔

غیر سزا یافتہ اشتعال انگیزی کا ایک صدی: تاریخی ترتیب سے اقتباسات

جیسا کہ اکیسیو، بوسنیا بمقابلہ سر بیا اور دیگر بین الاقوامی مقدمات میں تسلیم کیا گیا، نسل کشی کی نیت کو عہدیداروں کے عوامی اور نجی بیانات سے بھی اخذ کیا جاسکتا ہے، خاص طور پر جب یہ بیانات مذمت کے بجائے ادارہ جاتی بنائے جاتے ہیں اور ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ نسل کشی کنونشن کے مطابق، دستخط کرنے والے ممالک نہ صرف نسل کشی سے باز رہنے بلکہ نسل کشی کے لیے براہ راست اور عوامی اشتعال انگیزی کو روکنے اور سزا دینے کے بھی پابند ہیں۔ اسرائیل نے اس کے برعکس کیا۔

نسل کشی کی اشتعال انگیزی نہ صرف اسرائیلی سیاسی گفتگو میں معمول اور عمومی ہے۔ یہ سینئر وزراء، کینسٹ اتحادی ارکان، فوجی عہدیداروں اور بااثر میڈیا شخصیات کے ذریعے کھلے عام نشر کی جاتی ہے، اکثر مذہبی یا خاتمہ پسند زبان کا استعمال کرتے ہوئے۔ یہ اتفاقہ نہیں ہے۔ یہ ایک سیاسی ماحول کی عکاسی کرتا ہے جہاں اجتماعی تباہی کے مطالبات نہ صرف برداشت کیے جاتے ہیں بلکہ سیاسی ترقی کے لیے سند کے طور پر کام کرتے ہیں۔

ذیل کے اقتباسات الگ تھلگ دھماکوں کو نہیں، بلکہ اشتعال انگیزی کے ایک مستقل، نظریاتی طور پر جڑے ہوئے نمونے کو ظاہر کرتے ہیں۔ اسرائیلی حکومت نے ان بیانات کو سزا دینے یا حتیٰ کہ ان سے دوری اختیار کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اس کے برعکس، اقتباس کردہ افراد میں سے کئی کو وزارتی عہدوں پر ترقی دی گئی، کینسٹ میں دوبارہ منتخب کیا گیا یا کلیدی دفاعی کرداروں میں مقرر کیا گیا۔ کنونشن کے آرٹیکل III(c) کی خلاف ورزی میں، اشتعال انگیزی کو روکنے یا سزا دینے میں یہ منظم ناکامی صرف غفلت نہیں ہے: یہ نسل کشی کے نظریات کی ادارہ جاتی توثیق ہے۔

”ہم غریب آبادی کو سرحد پار منتقل کرنے کی کوشش کریں گے، انہیں عبوری ممالک میں روزگار فراہم کر کے، جبکہ ہمارے اپنے ملک میں انہیں کسی بھی ملازمت سے محروم رکھیں گے۔“

- تھیوڈور ہرزل، 12 جون 1895، سیاسی صیہونیت کے بانی، ڈائری نوٹ

”ہمیں عربوں کو بے دخل کرنا چاہیے اور ان کی جگہ لینا چاہیے... اگر ہمیں طاقت استعمال کرنی پڑے... ہمارے پاس طاقت موجود ہے۔ [فلسطینیوں] کی لازمی منتقلی... ہمیں وہ چیز دے سکتی ہے جو ہمارے پاس کبھی نہیں تھی۔“

- ڈیوڈ بین گوریون، 5 اکتوبر 1937، اسرائیل کے پہلے وزیر اعظم، بیٹے کو خط

”دونوں قوموں کے لیے کوئی جگہ نہیں... ایک بھی گاؤں، ایک بھی قبیلہ نہیں رہنا چاہیے۔ عربوں کو جانا چاہیے، لیکن اس کے لیے مناسب موقع کی ضرورت ہے، جیسے جنگ۔“

- یوسف ویٹز، 20 دسمبر 1940، یہودی نیشنل فنڈ کے لینڈ ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر، تحریری رپورٹ

”ہمیں [فلسطینی دیہات] کو زمین سے مٹانا چاہیے۔“

- ڈیوڈ بین گوریون، 1948، اسرائیل کے پہلے وزیراعظم، ناکبا کے دوران عوامی تقریر

اسرائیل نے نسل کشی کنونشن پر 17 دسمبر 1949 کو دستخط کیے اور 9 مارچ 1950 کو اس کی توثیق کی۔ کنونشن کا آرٹیکل III نہ صرف نسل کشی کو بذات خود، بلکہ ”نسل کشی کے لیے براہ راست اور عوامی اشتعال انگیزی“ کو بھی قابل سزا جرم قرار دیتا ہے۔

1977 میں، اسرائیل نے اپنا فوجداری قانون (ترمیم نمبر 39) نافذ کیا، جس نے بین الاقوامی جرائم کو قومی قانون میں شامل کیا۔ سیکشنز 144B اور 144C نسل پرستی اور تشدد کی اشتعال انگیزی کو جرم قرار دیتے ہیں۔ نظریاتی طور پر، نسل کشی کی اشتعال انگیزی اس قانونی ڈھانچے کے تحت آتی ہے۔

”غزہ کی پٹی کی مکمل فتح اور تمام جنگجو قوتوں اور ان کے حامیوں کا خاتمہ۔ غزہ کو ڈریسڈن بننا چاہیے... غزہ کو

ابھی تباہ کریں! تمام غزہ کے باشندوں کو ختم کر دینا چاہیے۔“

- موٹے فیلگن، اگست 2014، سابق کنیسٹ رکن اور انتہائی دائیں بازو کے رہنما، شائع شدہ منصوبہ اور انٹرویو

”غزہ کو زمین بوس کر دیں۔ بے رحمی سے! اس بار رحم کے لیے کوئی جگہ نہیں! غزہ کو زمین بوس کر دینا چاہیے،

اور ہر ایک کے لیے جو انہوں نے مارا، ایک ہزار کو ماریں۔“

- ریوٹل گوٹلیب، 7 اکتوبر 2023، اسرائیلی کنیسٹ رکن (لیکود)، X پر پوسٹ

”اب ناکبا! ایک ناکبا جو 1948 کے ناکبا کو ماند کر دے گی۔ ہم غزہ کو کھنڈر بنا دیں گے۔“

- ایریل کالئر، 8 اکتوبر 2023، اسرائیلی کنیسٹ رکن (لیکود)، X پر پوسٹ

”میں نے غزہ کی پٹی کے مکمل محاصرے کا حکم دیا ہے۔ نہ بجلی ہوگی، نہ خوراک، نہ ایندھن۔ سب کچھ بند ہے۔

ہم انسانی جانوروں سے لڑ رہے ہیں، اور ہم اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ میں نے تمام پابندیاں ہٹا دی

ہیں... ہم سب کچھ ختم کر دیں گے۔“

- یوآو گالنت، 9 اکتوبر 2023، اسرائیل کے وزیر دفاع، عوامی تقریر

“غزہ کی پوری شہری آبادی کو فوری طور پر نکلنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ دنیا چھوڑنے تک ایک قطرہ پانی یا ایک بیٹری بھی نہیں پائیں گے۔ کوئی بجلی کا سوئچ آن نہیں ہوگا، کوئی نل، کوئی ایندھن کا ٹرک۔”
- اسرائیل کاٹز، 12 اکتوبر 2023، اسرائیل کے وزیر توانائی، X پر پوسٹ

“وہاں ایک پوری قوم ہے جو ذمہ دار ہے۔ یہ کہ شہری بے خبر ہیں، ملوث نہیں ہیں، یہ بالکل غلط ہے۔ غزہ میں کوئی بے گناہ نہیں۔”
- اسحاق ہرزوگ، 13 اکتوبر 2023، اسرائیل کے صدر، پریس کانفرنس

“غزہ میں داخل ہونے والی واحد چیز فضائیہ سے سینکڑوں ٹن دھماکہ خیز مواد ہونی چاہیے، ایک گرام انسانی امداد نہیں۔”

- ایٹمار بین گویر، 17 اکتوبر 2023، اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر، X پر پوسٹ

“اب قیامت کے ہتھیار کا وقت ہے۔ ایک محلے کو زمین سے برابر کرنے کی بات نہیں۔ غزہ کو کچل دیں اور زمین بوس کر دیں۔ غزہ کو اب جلادیں، اس سے کم نہیں! بھوک اور پیاس کے بغیر ہم ساتھی نہیں بھرتی کر سکتے۔”

- ٹیلی گوٹلیو، 10 اکتوبر 2023، اسرائیلی کنیسٹ رکن (لیکود)، X پر پوسٹ

“ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ عمالیک نے تمہارے ساتھ کیا کیا، ہماری مقدس کتاب کہتی ہے۔ ہم غزہ کو ایک ویران جزیرے میں بدل دیں گے۔”

- بن یامین نیتن یاہو، 28 اکتوبر 2023، اسرائیل کے وزیراعظم، ٹیلی ویژن تقریر

“غزہ کو زمین سے مٹائیں۔ ہمیں عمالیک کی یاد مٹانی چاہیے۔”

- گالٹ ڈسٹل ایڈیریان، 1 نومبر 2023، سابق کنیسٹ رکن اور اسرائیلی وزیر (لیکود)، X پر پوسٹ

“ہم اب غزہ کا ناکبا کھول رہے ہیں۔ غزہ میں کوئی بے گناہ نہیں۔”

- ایوی ڈچٹر، 11 نومبر 2023، اسرائیل کے وزیر زراعت اور سابق شین بیٹ سربراہ، ٹیلی ویژن انٹرویو

“ایک آپشن یہ ہے کہ غزہ پر ایٹم بم گرایا جائے۔ میں اس کے لیے دعا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں۔ غزہ میں کوئی غیر ملوث شہری نہیں۔ غزہ کا شمالی حصہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہے۔ سب کچھ اڑانا زبردست ہے۔”

- امپجائی ایلپا ہو، 5 نومبر 2023، اسرائیل کے ورثہ کے وزیر، ریڈیو انٹرویو اور X پر پوسٹ

”پٹی میں شدید وبائیں ہمیں فتح کے قریب لائیں گی۔ غزہ ایک ایسی جگہ بن جائے گی جہاں کوئی انسان موجود نہیں ہو سکتا۔“

- گیورا ایلینڈ، 19 نومبر 2023، ریٹائرڈ آئی ڈی ایف میجر جنرل اور سابق قومی سلامتی کونسل سربراہ، یڈیوٹ
احرونوت میں شائع شدہ مضمون

”میں ذاتی طور پر غزہ کے کھنڈروں پر فخر کرتا ہوں، اور یہ کہ 80 سال بعد بھی ہر بچہ اپنے پوتوں کو بتائے گا کہ یہودیوں نے کیا کیا۔ ہمیں غزہ کے باشندوں کے لیے موت سے زیادہ تکلیف دہ طریقے تلاش کرنے چاہئیں۔“
- مے گولان، 12 دسمبر 2023، اسرائیل کی سماجی مساوات اور خواتین کی ترقی کی وزیر، کنیسٹ تقریر اور کانفرنس تقریر

”غزہ کو زمین سے مٹائیں... غزہ کو جلانا چاہیے۔ اب ہم سب کا ایک مشترکہ مقصد ہے۔ غزہ کی پٹی کو زمین سے مٹانا۔“

- نسیم واٹوری، 10 جنوری 2024، کنیسٹ کے ڈپٹی سپیکر (لیکود)، ریڈیو انٹرویو

جنوری 2024 میں، عالمی عدالت انصاف (ICJ) نے نسل کشی کی اشتعال انگیزی کو روکنے اور سزا دینے سمیت قانونی طور پر پابند عارضی اقدامات جاری کیے۔

”کوئی آدھا ادھورا اقدام نہیں... رفح، دیر البلاح، نصیرات - مکمل تباہی۔ تم عمالیک کی یاد کو آسمان کے نیچے سے مٹاؤ گے۔ 20 لاکھ لوگوں کو بھوک سے مرنے دینا جائز اور اخلاقی ہو سکتا ہے۔ غزہ مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا... وہ تیسرے ممالک میں بڑی تعداد میں جائیں گے۔ غزہ میں گندم کا ایک دانہ بھی داخل نہیں ہو گا۔“
- بیز لیل سموٹریچ، 29 اپریل 2024، اسرائیل کے وزیر خزانہ، میمونہ تقریب میں عوامی تقریر

”آج ہم نے حوثیوں کے لیے اندھیرے کی وبا لائی... اگلا - پہلو ٹھوس کی وبا۔“
- اسرائیل کاٹز، 24 اگست 2025، اسرائیل کے وزیر دفاع، X پر پوسٹ

پروپیگنڈا کا ڈھانچہ: معمول بنایا گیا نفرت، تلقین اور خاتمہ کا نظریہ

بین الاقوامی قانون میں، نسل کشی کی نیت (dolus specialis) نہ صرف کیے گئے اعمال کے پیمانے اور منظم نوعیت سے، بلکہ پروپیگنڈا، نظریات اور اشتعال انگیزی کو روکنے یا سزا دینے میں ناکامی جیسے تصدیقی ثبوتوں سے بھی اخذ کی جاسکتی ہے۔ یہ اصول عدالتی نظائروں میں اچھی طرح سے قائم ہے: ایکسیو (ICTR) فیصلے سے، جو ”نفرت انگیز گفتگو کے بڑے پیمانے پر پھیلاؤ“ کو نیت کے ثبوت کے طور پر پیش کرتا ہے، بوسنیا بمقابلہ سربیا (ICJ) تک، جہاں معلوم اشتعال انگیزی کے سامنے ریاست کی بار بار کی بے عملی کو نسل کشی کی نیت کے تعین کی حمایت کرنے والا پایا گیا۔

اسرائیل میں، یہ تصدیقی ثبوت حاشیہ پر نہیں - مرکزی ہیں۔ ”عربوں کو موت“ کا نعرہ حاشیہ کا بیان بازی نہیں ہے۔ یہ ایک وسیع پیمانے پر برداشت کیا جانے والا اور سرکاری طور پر محفوظ کردہ نعرہ ہے، جو ہر سال مقبوضہ مشرقی یروشلم میں منعقد ہونے والی، اسرائیلی پولیس کے ذریعے مجاز اور محفوظ کردہ یروشلم پر چم مارچ میں دہرایا جاتا ہے۔ مذمت کے بجائے، اس طرح کی زبان عوامی گفتگو میں معمول بن چکی ہے۔ اسکول کے صحنوں، فٹبال اسٹیڈیموں اور قوم پرست ریلیوں میں کو نجاتی ہے۔

اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ اسرائیل کے ریاستی اداروں میں کام کرنے والے صیہونیت کے نظریاتی ڈھانچے کو بالادستی مفروضات نے سیر کر دیا ہے: فلسطینیوں کو ایک آبادیاتی خطرہ، وجودی دشمن، یا یہودی خود مختاری کے لیے غیر انسانی رکاوٹ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ نظریاتی ڈھانچہ چھپا ہوا نہیں ہے۔ یہ کھلے عام سکھایا جاتا ہے، تقویت دی جاتی ہے، اور ہتھیار بنایا جاتا ہے۔ نمایاں اسرائیلی عہدیدار فلسطینیوں کو معمول کے طور پر ”انسانی جانور“، ”عمالیک“ یا ”کیڑوں“ کے طور پر حوالہ دیتے ہیں جنہیں ”ختم“ کیا جانا چاہیے۔ یہ زبانی غلطیاں نہیں ہیں۔ یہ نسل کشی تشدد کی منظم اور منظور شدہ اشتعال انگیزی ہیں۔

سابق صیہونیوں اور اسرائیلی واچ ڈاگز سے متعدد گواہیوں نے بچپن سے شروع ہونے والی تلقین کو بیان کیا ہے، جہاں فلسطینیوں کو ہمسایوں یا حقوق رکھنے والے انسانوں کے طور پر نہیں، بلکہ خطرناک جارحین کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ سابق آئی ڈی ایف فوجیوں، اساتذہ اور سابق قوم پرستوں نے گواہی دی ہے کہ انہیں خوف، حق، اور غیر انسانی بنانے کی ثقافت میں پالا گیا، سکھایا گیا کہ آئی ڈی ایف یہودیوں کو تباہی سے بچانے کے لیے موجود ہے، اور فلسطینیوں کے لیے ہمدردی غداری کی ایک شکل ہے۔

بریکنگ دی سائنس جیسی تنظیمیں، صحافیوں اور سابق فوجیوں کے ساتھ، رپورٹ کرتی ہیں کہ فوجی تربیت ان خیالات کو تقویت دیتی ہے۔ فلسطینی زندگی کو قربانی کے قابل قرار دیتی ہے، اور جنگی جرائم کو جائز حکمت عملی کے طور پر پیش کرتی

ہے۔ مذہبی تصاویر کا استعمال ("عمالیک"، "بائلی انتقام"، "پہلو ٹھوس کی وبا") اس نظریے کو مذہبی طور پر منظور شدہ تباہی کے بیانے میں مزید جڑ دیتا ہے۔

یہ سب بین الاقوامی عدالتی نظائروں میں قائم کردہ نسل کشی کی نیت کے تصدیقی ثبوت کے معیار کو پورا کرتا ہے، اور شاید اس سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔ جب پروپیگنڈا وسیع ہو، نظریہ ادارہ جاتی ہو، اور اشتعال انگیزی نہ سزا دی جائے نہ ہی محدود، یہ نسل کشی کی نظریاتی بنیادی ڈھانچے کی تشکیل کرتا ہے۔

تمام ثبوت کے معیارات سے آگے: کنیسٹ کا خط پالیسی کی براہ راست اعتراف کے طور پر

اسرائیل کے خارجہ امور اور دفاع کمیٹی کے ارکان سے 31 دسمبر 2024 کا خط، ممکنہ طور پر نور مبرگ ٹرائلز اور وائسی کانفرنس کے بعد سے کسی بھی ریاست کے ذریعے تیار کردہ نسل کشی کی نیت کو ثابت کرنے والی سب سے واضح اور صریح سیاسی دستاویز ہے۔ جہاں سابقہ نسل کشیوں کے لیے پراسیکیوٹرز کو نیت کو خفیہ زبان یا بالواسطہ منصوبہ بندی سے اخذ کرنے کی ضرورت تھی، یہ خط کوئی ابہام نہیں چھوڑتا: یہ کھلے عام مطالبہ کرتا ہے کہ آئی ڈی ایف توانائی، خوراک اور پانی کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کرے، مہلک محاصروں کا نفاذ کرے اور ہر اس شخص کو ختم کرے جو سفید جھنڈا نہ دکھائے۔

تاریخ: 31.12.2024

براہ: وزیر دفاع اسرائیل کاٹز

موضوع: غزہ کی پٹی میں آپریشنل پلان

محترم جناب،

ہم، خارجہ امور اور دفاع کمیٹی کے ارکان، اب تک کے سنگین نتائج اور جاری رکھنے کے امکانات کی روشنی میں غزہ کی پٹی میں لڑائی کے لیے آپریشنل پلان پر نظر ثانی کی درخواست کرنے کے لیے لکھ رہے ہیں۔ ہم ذیل میں تفصیلات بیان کرتے ہیں:

غزہ کی پٹی میں آپریشنل سرگرمی، جیسا کہ 27.10.23 کو زمینی آپریشن شروع ہونے سے پہلے سابق وزیر دفاع کے ذریعے خارجہ امور اور دفاع کمیٹی میں ہمارے سامنے پیش کیا گیا، اور اس کے بعد سے میدان میں نافذ کیا گیا،

سیاسی قیادت کے ذریعے بیان کردہ جنگ کے اہداف کو حاصل کرنے کی اجازت نہیں دیتا: حماس کی حکومتی اور فوجی صلاحیتوں کا خاتمہ۔ یہ ایک چھوٹا سا علاقہ ہونے اور دشمن کے پاس جدید فوج کے آلات یا صلاحیتوں کے نہ ہونے کے باوجود، یہ اہداف آج تک حاصل نہیں کیے گئے۔

جیسا کہ چیف آف جنرل سٹاف نے عوامی طور پر نوٹ کیا، آئی ڈی ایف ہدف شدہ چھاپوں کے ذریعے کام کرتی ہے۔ ایک ایسی طریقہ جو اس قسم کی گوریلا جنگ میں مرکزی جزو کی کمی رکھتا ہے: کنٹرول۔ علاقے اور آبادی پر مؤثر کنٹرول پٹی سے دشمن کے گڑھوں کو صاف کرنے، فیصلہ اور فتح حاصل کرنے کا واحد بنیاد ہے۔ جمود اور خاتمہ کی جنگ کے لیے نہیں، جہاں بنیادی طور پر کمزور ہونے والی طرف اسرائیل ہے۔ اس لیے ہم اپنے فوجیوں کو بار بار ان محلوں اور گلیوں میں بھیجتے ہیں جو کئی بار فتح کیے جا چکے ہیں، جہاں آئی ڈی ایف کی اعلیٰ قیادت نے اعلان کیا تھا کہ حماس کے بٹالین ختم اور تباہ کر دیے گئے ہیں، اور دشمن سے صاف کر دیے گئے ہیں۔ اور پھر بھی انہی جگہوں پر ہم خون سے ایک خوفناک اور ناقابل برداشت قیمت ادا کرتے ہیں۔

6.10.2024 سے، غزہ کی پٹی کے شمالی حصے میں، مفالسیم محور کے جنوب میں، ایک مختلف آپریشن شروع ہوا، جس میں گھیراؤ اور آبادی کی جنوب کی طرف انخلاء شامل تھا۔ ہم سب نے امید کی کہ یہ فوجی کارروائیوں کا آغاز ہو گا جو ضروری تبدیلی لائے گا، لیکن ایسا لگتا ہے کہ یہ عمل درست طریقے سے نافذ نہیں ہو رہا۔ یعنی، گھیراؤ اور انسانی انخلاء کے بعد، آئی ڈی ایف باقی رہ جانے والوں کو دشمن کے طور پر نہیں سمجھتی۔ جیسا کہ بین الاقوامی قانون اور تمام مغربی افواج میں معمول ہے۔ اور ہمارے فوجیوں کی زندگی کو دوبارہ گھنی اور تعمیر شدہ علاقوں میں داخل کر کے خطرے میں ڈالتی ہے۔

گھیراؤ اور آبادی کے انخلاء کے بعد، آئی ڈی ایف کے ہدایات واضح ہونی چاہئیں:

1. تمام توانائی کے ذرائع کا فاصلے سے خاتمہ۔ ایندھن، شمسی تنصیبات، پائپ لائنیں، کیبلز، جنریٹرز وغیرہ۔
2. تمام خوراک کے ذرائع کا خاتمہ۔ گودام، پانی، واٹر پمپس اور دیگر متعلقہ ذرائع۔
3. مؤثر محاصرے کے دنوں میں سفید جھنڈا دکھائے بغیر علاقے میں حرکت کرنے والے ہر شخص کا فاصلے سے خاتمہ۔

ان اقدامات اور باقی رہ جانے والوں پر محاصرے کے دنوں کے بعد، آئی ڈی ایف کو آہستہ آہستہ داخل ہو کر دشمن کے گڑھوں کی مکمل صفائی کرنی چاہیے۔ یہ پٹی کے شمالی حصے میں اور ہر دوسرے سیکٹر میں اسی طرح کیا

جانا چاہیے: گھیراؤ، آبادی کا انسانی علاقے میں انخلاء، اور ہتھیار ڈالنے یا دشمن کے مکمل خاتمے تک مؤثر محاصرہ۔ ہر فوج اس طرح کام کرتی ہے، اور اسرائیلی دفاعی افواج کو بھی اس طرح کام کرنا چاہیے۔

خارجہ امور اور دفاع کمیٹی میں بار بار سوالات اور درخواستوں کے باوجود، ہمیں آئی ڈی ایف کے نمائندوں سے اس بارے میں اطمینان بخش جوابات نہیں ملے کہ وہ کیوں مطلوبہ طور پر عمل نہیں کرتے، حماس کی شکست کو لڑائی کے لیے "آپریشنل حتمی حالت" کیوں قرار دیا جاتا ہے، اور مستقبل کے منصوبے کیا ہیں۔ اس لیے ہم آپ سے فوری مداخلت کی درخواست کرتے ہیں تاکہ ان سوالات کے جوابات فراہم کیے جائیں اور آئی ڈی ایف کو مناسب ہدایات جاری کی جائیں، تاکہ فیصلہ حاصل کیا جاسکے اور ہمارے فوجیوں کی زندگیوں کو بلا جواز خطرے میں ڈالنا بند کیا جائے۔

کاپی:

- وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو - خارجہ امور اور دفاع کمیٹی کے چیئرمین MK یولی ایڈلشٹین

دستخط کنندگان:

* عامٹ ہلیوی، لیکود، MK، خارجہ امور اور دفاع کمیٹی * نسیم واٹوری، لیکود، کنیسٹ کے ڈپٹی سپیکر، خارجہ امور اور دفاع کمیٹی * ایریل کالمر، لیکود، MK، خارجہ امور اور دفاع کمیٹی * اوشر شیکلیم، مذہبی صیہونیت، MK، خارجہ امور اور دفاع کمیٹی * زوی سو کوٹ، مذہبی صیہونیت، MK، خارجہ امور اور دفاع کمیٹی * اوہاد ٹال، مذہبی صیہونیت، MK، خارجہ امور اور دفاع کمیٹی * لمور سون ہار - میلیک، یہودی طاقت، MK، خارجہ امور اور دفاع کمیٹی * ابراہام بیز لیل، یہودی طاقت، MK، خارجہ امور اور دفاع کمیٹی

یہ ہدایات صرف حکمت عملی نہیں ہیں - یہ شہری آبادی کی جان بوجھ کر تباہی کے لیے ایک منصوبہ تشکیل دیتی ہیں، اور اس طرح بین الاقوامی فوجداری قانون میں موجود کسی بھی معیار کے مطابق نسل کشی کی نیت کو ثابت کرنے کی قانونی حد کو پار کرتی ہیں۔ مصنفین نچلے درجے کے اداکار یا حاشیہ کے انتہا پسند نہیں ہیں؛ وہ منتخب قانون ساز ہیں جن کے قومی سلامتی کی پالیسی بنانے میں کردار ہیں۔ ان کے مطالبات استعاراتی نہیں ہیں - وہ آبادی کے خاتمے کے لیے مخصوص، ترتیب وار طریقوں کی خاکہ پیش کرتے ہیں، جو واضح طور پر ریاستی حکمت عملی کے طور پر تیار کیے گئے ہیں۔

نازی عہدیداروں کے برعکس جو اکثر نسل کشی کی منصوبہ بندی کو عہدوں سے چھپاتے تھے ("فائل حل")، یہ خط واضح طور پر بولتا ہے - یہ نیت، طریقہ، اور جواز کو تحریری طور پر بیان کرتا ہے، اسرائیلی حکومت کے سرکاری مہر کے تحت - تاریخ میں کوئی

عدالت اس سے زیادہ واضح ثبوت کا تقاضا نہیں کرتی۔

ایسی دستاویز کا وجود قابل اعتماد انکار کی امکان کو ختم کرتا ہے۔ یہ اسے جو بصورت دیگر نسل کشی کا حالاتی ثبوت سمجھا جا سکتا تھا، پالیسی کی سطح پر منصوبہ بندی، عمل درآمد، اور تباہی کے اعمال کے لیے نظریاتی جواز کا براہ راست ثبوت میں بدل دیتا ہے۔ بین الاقوامی قانون کے تحت، اس خط کو دھواں اٹھتا ہوا بندوق کے طور پر سمجھا جانا چاہیے - *dolus specialis* کا صریح اعتراف، جو حکومت کے اعلیٰ سطحوں پر منظور شدہ ہے۔

نتیجہ: نیت معقول شک سے آگے ثابت ہوئی - صرف مشاہدہ نہیں، عمل کرنے کی ذمہ داری

1948 کے کنونشن کے تحت نسل کشی کا جرم دونوں کو تقاضا کرتا ہے: ممنوعہ اعمال (*actus reus*) اور محفوظ گروہ کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کی نیت (*dolus specialis*)۔ جیسا کہ اس تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے، اسرائیل کا غزہ میں رویہ پانچ ممنوعہ اعمال کے زمرے کو پورا کرتا ہے، اور فلسطینیوں کو "اس طرح" تباہ کرنے کی اس کی نیت نہ صرف اس کے آپریشنز کے پیمانے اور ہدف بندی سے اخذ کی جا سکتی ہے۔ یہ اس کے بیان بازی میں واضح، اس کے اداروں میں منظم، اور اس کی پالیسیوں میں کوڈ کی گئی ہے۔

ثبوت - قانونی، شماریاتی، فوجی اور نظریاتی - "معقول شک سے آگے" کے بین الاقوامی حد کو پورا کرتے ہیں۔ غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کوئی مبہم یا سرحدی معاملہ نہیں ہے۔ یہ نسل کشی ہے۔

جیسا کہ عالمی عدالت انصاف نے بوسنیا بمقابلہ سربیا (2007) میں تصدیق کی، تمام ریاستیں سنگین خطرے سے آگاہ ہونے کے لمحے نسل کشی کو روکنے کی مثبت قانونی ذمہ داری رکھتی ہیں۔ یہ ذمہ داری سفارتی مذمت یا اقتصادی پابندیوں تک محدود نہیں ہے۔ زبردست ثبوتوں کے سامنے، ریاستیں نسل کشی کو روکنے کے لیے معقول طور پر دستیاب تمام اقدامات لینے کی پابند ہیں۔ بشمول، اگر ضروری ہو تو، اقوام متحدہ کے چارٹر کے باب VII کے تحت جبری اقدامات۔

اس میں کم از کم شامل ہیں:

- فضائی بمباری کو روکنے کے لیے غزہ پر نو فلالی زون کا نفاذ؛
- ضرورت پڑنے پر فوجی حفاظت کے ساتھ انسانی راہداریوں اور امدادی ترسیل کو آسان بنانا؛

- مہم میں ملوث اسرائیلی عہدیداروں پر پابندیاں عائد کرنا اور انہیں الگ تھلگ کرنا؛
- بین الاقوامی انسانی قانون کے ہتھیاروں کی تجارت کے تقاضوں کے مطابق اسرائیل کو فوجی اور اقتصادی امداد معطل کرنا؛
- شریک جرم افراد کے بین الاقوامی تعاقب کی حمایت کرنا۔

ایسا نہ کرنے سے ریاستیں بین الاقوامی قانون کے تحت ذمہ داری کے تابع ہوتی ہیں۔ جیسا کہ بوسنیا بمقابلہ سر بیامیں، ایک ایسی ریاست جو نسل کشی کو روکنے یا سزا دینے میں ناکام ہوتی ہے، ICJ کے ذریعے ذمہ دار ٹھہرائی جا سکتی ہے اور ہر جانہ ادا کرنے کی پابند ہو سکتی ہے۔ مزید برآں، چاہے وہ ریاستی سربراہان، وزراء یا فوجی کمانڈر ہوں، افراد روم اسٹیٹ کے آرٹیکلز 25 اور 28 کے تحت شریک جرم، اشتعال انگیزی یا کمانڈ ذمہ داری کے لیے فوجداری طور پر ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔

نسل کشی کوئی غیر فعال واقعہ نہیں ہے۔ یہ ایک پالیسی ہے۔ اور دنیا نہ صرف اسرائیل کو دیکھ رہی ہے، بلکہ ہر اس ریاست کو جو اسے ممکن بناتی ہے۔ عمل یا بے عملی کے ذریعے۔ قانونی نظیر واضح ہے۔ شریک جرم کی سیاسی قیمت بڑھ رہی ہے۔ مداخلت کا لمحہ کل نہیں ہے۔ یہ اب ہے۔